انٹرویو

کسی خاص موضوع پر دو اشخاص کی گفتگو یا ملاقات کے دوران آپسی بات چیت کو انٹرویو کہا جاتا ہے۔ آج کے دور میں اس کی کافی اہمیت اور افادیت ہے۔ اس سے انسان کی شخصیت کی مختلف جہات کا تجزیہ آسانی کے ساتھ کر لیا جاتا ہے۔ یہ ایک مقصدی مکالمہ ہے جس سے انٹرویو لینے والا شخص اپنے سامنے بیٹھے ہوئے کی سیرت و صورت، گہرائی و گیرائی، میلان، نفسیات و اطوار کا تجزیہ مکالمہ کے ذریعہ کرتا ہے۔ انٹرویو ہنوز اصناف اردو ادب میں اپنا مقام نہیں بنا سکا ہے لیکن عنقریب اردو کے نثری اصناف میں اس کی شمولیت ممکن ہے۔

راجندر سنگھ بیدی

عہد حاضر کے چند بلند پایہ افسانہ نگاروں میں راجندر سنگھ بیدی کا شمار ہوتا ہے۔ وہ انسانی نفسیات کے نباض ہیں۔ زندگی کی چھوٹی چھوٹی حقیقتیں ان کے افسانوں کا موضوع بنتی ہیں۔ بیدی کی پیدائش یکم ستمبر 1915ء کو لاہور میں ہوئی۔ بیدی کا سب سے بڑا کمال ان کے فن کی صناعی ہے۔ اپنے افسانوں کے کرداروں کو وہ اس طرح سے تراشتے ہیں جیسے ایک سنگ تراش پتھر کے ٹکڑوں کو اپنی چھینی سے تراش کر زندہ اور روشن وجود میں بدل دیتا ہے۔ ان کے افسانوں میں سب سے زیادہ چہل پہل ان کے کرداروں کی پیدا کی ہوئی ہے۔ ان کے کرداروں میں تخیل کی رنگینی اور پختہ کاری ہے۔ بیدی نے نئی تشبیہیں اور نئے اشارے بھی وضع کیے ہیں۔ گہری جذباتیت کرداروں کی تحلیل، نفسیاتی تجزیہ اور پس منظر میں سچی زندگی، یہی سب ان کے موضوع اور فنی عناصر ہیں۔ ان کی افسانوی فکر کا معاملہ یہ ہے کہ وہ ان کے کرداروں کے خمیر وضمیر کا نہ صرف حصہ بن جاتی ہے بلکہ ایک عجب طرح کی سرشاری کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔

بیدی نے اپنے افسانوں کا مواد متوسط طبقہ سے لیا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں کے ذریعہ زندگی کے تلخ ترین حقائق کی ترجمانی بڑی سلاست روی کے ساتھ کی ہے۔ یہ بیدی کی خوش بختی ہی تھی کہ ان کے پہلے افسانوی مجموعہ 'دانہ و دوام' نے ہی اردو ادب کی دنیا میں دھوم مچا دیا۔ خواجہ غلام السیدین جیسے نابغۂ روزگار بھی بیدی کی عظمت کے قائل تھے۔ ان کے علاوہ بیدی کے ہم عصر خواجہ احمد عباس تو بیدی کو اردو افسانہ کا ناخدا قرار دیتے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ فن اور مواد کے اعتبار سے اگر اردو کے دو بڑے لکھنے والوں کا نام لیا جائے تو ان میں ایک بیدی کا ہی نام ہوگا۔ ان کے افسانوں کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں اور مختلف دانش گاہوں کے نصاب میں بھی شامل ہیں۔ افسانوی ادب کے اس منفرد فنکار کا 11 رنومبر 1984ء کو انتقال ہو گیا۔

بیدی سے انٹرویو

اردو کے عظیم افسانہ نگار راجندر سنگھ بیدی کے ساتھ یہ انٹرویو 6 رجولائی 1984ء کو ان کی قیام گاہ پر آل انڈیا ریڈیو ممبئی کے لئے صدا بند کیا گیا تھا۔ یہ بیدی کا آخری انٹرویو ہے جو انہوں نے اپنی زندگی میں ریکارڈ کرایا تھا۔ اس انٹرویو کی اہمیت اس بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس میں زیادہ تر سوالات عصمت چغتائی نے کئے ہیں۔ اس انٹرویو کا مختصر خاکہ ہی یہاں پیش کیا گیا ہے۔

انٹرویو لینے والوں کا تعارف:

عصمت چغتائی اردو ادب کی مشہور و ممتاز افسانہ نگار اور ناول نگار ہیں۔ وہ مشہور مزاح نگار عظیم بیگ چغتائی کی بہن ہیں۔ ان کی شاہکار کہانیوں اور ناولوں نے اردو ادب کے سرمایہ میں کافی اضافہ کیا ہے۔ دونوں اصناف میں فنی اعتبار سے ان کا مرتبہ و مقام خاصا بلند ہے۔

فیاض رفعت ان کا تعلق آل انڈیا ریڈیو سے ایک طویل مدت تک رہا ہے اور اسٹیشن ڈائرکٹر کے عہدے پر بھی سرفراز رہے ہیں۔ اردو زبان و ادب کی بے لوث خدمات کے سلسلے میں لائق ستائش رہے ہیں۔

فیاض : بیدی صاحب! ہم لوگ آل انڈیا ریڈیو سے حاضر ہوئے ہیں اور آپ کا تعلق بھی آل انڈیا ریڈیو سے رہا ہے۔ 1948ء میں آپ اسٹیشن ڈائرکٹر بھی رہے ہیں۔ لیکن اس سے الگ آپ کا ایک مرتبہ ہے، بڑا قد ہے اور اردو افسانے میں آپ کا بہت بڑا نام ہے۔ ایک زمانہ سے جی چاہتا تھا

کہ آپ سے بیٹھ کر باتیں کریں، کچھ پوچھیں آپ سے افسانے کے بارے میں، کہانی کے بارے میں، زندگی کے بارے میں۔ عصمت آپا آپ سے زیادہ آسانی سے بات کر پائیں گی۔

بیدی : ٹھیک ہے، عصمت آپا شروع کریں گی اور میں جواب دوں گا۔

عصمت : ایک دفعہ ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ راجندر سنگھ بیدی کی زبان کے بارے میں آپ کا خیال ہے؟ میں نے کہا، 'بہت کم اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں بہت کچھ کہتے ہیں۔'

بیدی : یہ آپ کی نوازش ہے، شروع میں خامی تھی، اسے میں نے آہستہ آہستہ ٹھیک کیا ہے۔

عصمت : میں سمجھتی ہوں وہ کوئی خامی نہیں ہے۔

بیدی : اِن دنوں میری اردو کافی اچھی ہے، اور میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی خامی نہیں نکال سکتا۔

فیاض : اچھا بیدی صاحب! میں سمجھتا ہوں، لاہور میں جب آپ پوسٹ آفس میں کام کرتے تھے، اس زمانے میں ہی آپ نے پہلا افسانہ لکھا۔ تو وہ افسانہ لکھنے کی تحریک آپ کو کیسے ملی؟ اور وہ افسانہ کون سا تھا اور وہ کہاں شائع ہوا تھا؟

بیدی : دیکھئے، وہ افسانہ تھا 'مہارانی کا تحفہ' وہ ضائع ہوگیا۔ وہ میں نے ٹیگور کے رنگ میں لکھا تھا اور اسے سال کا بہترین افسانہ قرار دیا گیا تھا۔

فیاض : میں سمجھتا ہوں بیدی صاحب! افسانے میں جو زبان ہوتی ہے وہ آرائشی زبان نہیں ہونی چاہئے، وہ تو اس کیریکٹر کی زبان ہونی چاہئے جو وہ بول رہا ہے...... یہ تو ادیب کی تخلیقیت ہوتی ہے۔ بڑا ادیب تو اپنی زبان خود لے کر پیدا کرتا ہے۔ اس صورت میں ادیب پر اعتراض بالکل بے جا ہے۔

بیدی : کسی کے افسانہ پر رائے دینی ہو تو آج کل کہا جاتا ہے...... افسانہ بہت اچھا ہے...... بہت گریٹ ہے، مگر زبان......؟ یہ زبان سنتے سنتے تو میں عاجز آگیا ہوں۔ پھر میں تو وہی الفاظ استعمال کرتا ہوں جو میرے ذہن میں آتے ہیں۔

فیاض : اچھا بیدی صاحب! آپ کے افسانوں میں جو میں نے محسوس کیا کہ پچھلے چند برسوں میں آپ کے افسانوں میں Hindu Mythology (ہندو مذہبی عقائد) نمایاں ہے۔ آپ کے یہاں جو یہ

ایک نئی چیز پیدا ہوئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

بیدی : وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں بیشتر لوگ مسلمان کردار ہی لاتے ہیں۔ میں نے سوچا، پورے ہندوستان میں اتنے ہندو ہیں ان کا نام اگر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اس کے علاوہ میرے افسانوں کے کردار مسلمان بھی ہیں جیسے 'متھل'۔

عصمت : اچھا ایک کہانی تم نے بڑی خوبصورت لکھی تھی کہ ایک لڑکی کہیں پر جاتی ہے تو ایک بوڑھا آدمی موڈ میں اس کے پیچھے پیچھے جاتا ہے..... وہ بہت خوبصورت کہانی تھی..... ہاں! وہ بوڑھا دیکھتا رہتا ہے اور وہ لڑکی بہت غصہ میں ہوتی ہے کہ یہ بڈھا کون میرے پیچھے پڑ گیا ہے..... یہ بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بوڑھا اس کے لئے پیغام لاتا ہے اپنے بیٹے کا.......

بیدی : بیٹے کا پیغام لاتا ہے، لیکن وہ لڑکی سمجھتی نہیں ہے اور اس کی ہر بات کا جواب جلی، کٹی ہوئی دیتی ہے۔ پھر ایک رشتہ آتا ہے اور وہاں شادی ہو جاتی ہے۔ سسرال میں اس سے کوئی کہتا ہے، 'بیٹا تم بہت خوبصورت تھیں، تندرست تھی نا! جیتی رہو۔ پھر وہ منہ اٹھا کر دیکھتی ہے۔ وہ تو وہی بڈھا ہے۔'

فیاض : بیدی صاحب! آپ فلموں کے ساتھ وابستہ رہے ہیں اور اس میں آپ کا اپنا تجربہ بھی کافی ہے۔ دستک، گرم کوٹ، دیوداس، مرزا غالب اور مدھومتی وغیرہ بڑی خوبصورت فلمیں بنائی ہیں۔

بیدی : بجا ہے۔ فلمی دنیا ادبی دنیا نہیں ہوتی۔ تجارتی دنیا ہوتی ہے۔ مجھے اس دنیا کا کافی تلخ تجربہ ہے اور اب مزید اس تجارتی دنیا کا تجربہ نہیں چاہتا۔

عصمت : ہم لوگ بمبئی میں رہتے ہیں نا.... بمبئی میں لوگ فلموں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

بیدی : آپ کا کہنا درست ہے۔ بمبئی کا بازار ہی فلمی ہے۔ لوگوں کی اکثریت کا مزاج بھی فلمی ہے۔ میری کہانیوں پر فلمیں بنی ہیں لیکن میں فلم بینی کا شوقین نہیں۔ اب تو نہ محبوب جیسے ڈائرکٹر ہیں اور نہ یعقوب جیسا کیریکٹر۔ پہلے کہانی پر فلم بنتی تھی۔ اب تو کیریکٹر اور اداکاروں کے مطابق کہانی لکھنے والے بمبئی کے بازاروں میں ملنے لگے ہیں۔

فیاض : بیدی صاحب! آپ کے ڈراموں کا بھی ایک مجموعہ موجود ہے، 'سات کھیل'۔ ادھر ہمارے یہاں

اردو میں ڈرامہ ہی نہیں ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارے ہاں ڈرامہ صنف کی حیثیت سے بھی زیادہ مضبوط اور استوار نہیں ہے؟

بیدی : ڈرامے کی جس قسم کی Length (طوالت) ہونی چاہیے، اتنی نہیں ہے۔ ہم لوگوں نے بغیر تجربہ حاصل کیے ڈرامے لکھے۔

عصمت: یعنی وہ ڈرامے اسٹیج نہیں کیے جاسکتے؟

بیدی : جی ہاں۔ ڈرامے بہت عمدہ ہیں لیکن اسٹیج نہیں کیے جاسکتے۔

عصمت: ہمارے ہاں جیلانی بانو کا ناول 'ایوان غزل' بہت اچھا ہے۔

بیدی : پاکستانی مصنفوں نے ناول کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔ میں نے بھی ایک چھوٹا سا ناول لکھا ہے۔ 'ایک چادر میلی سی' بس وہ لکھ کے بیٹھ گیا۔

فیاض : بیدی صاحب! ہمیں آپ کی علالت کا احساس ہے لیکن اگر آپ لاہور کی کچھ یادیں دہرادیں تو ہمارے سامنے آپ کی پوری زندگی آجائے گی۔

بیدی : بھئی سب سے پہلے تو اوپندر ناتھ اشک میرے دوست تھے۔ ان کی بیوی کا انتقال ہوگیا تو وہ زیادہ تر میرے گھر میں پڑے رہتے تھے۔ کرشن کی بابت...... میں نے ان کی کہانیاں پڑھیں تو بہت متاثر ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ راستے سے کوئی آدمی گزرتا، تو میں اس سے پوچھتا تھا کہ 'آپ کرشن چندر ہیں۔' پنجاب پبلک لائبریری گیا تو پتہ چلا کہ وہاں ایک Carear رسالہ شائع ہوتا ہے اور اس کے اڈیٹر کرشن چندر ہیں۔ میں وہاں گیا اور میں نے کہا، 'آپ کرشن چندر ہیں؟' وہ کہنے لگے۔ 'تم راجندر سنگھ بیدی ہو؟' اور پھر ہم دونوں گلے مل گئے۔

فیاض : اچھا بیدی صاحب! آپ کی سعادت حاصل ہوئی۔ آج کی گفتگو یہیں پر ختم۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

لفظ و معنی

نفسیات ۔ احساسات، جذبات اور میلان کی جانکاری

نباض	۔	نبض کی چال اور رفتار اور کیفیت کو پرکھنے والا
صناعی	۔	کاریگری
عناصر	۔	عنصر کی جمع، اجزاء
ضمیر	۔	دل، نفس
خمیر	۔	مٹی
متوسط	۔	درمیانی
تلخ	۔	ترش، کڑوا
خوش بختی	۔	خوش قسمتی
ناخدا	۔	ملاح
منفرد	۔	انوکھا، جدا
نوازش	۔	کرم، عنایت
خامی	۔	کمی، عیب
استوار	۔	مضبوط
ایوان	۔	محل
ستائش	۔	تعریف
سرشاری	۔	مستی کی کیفیت
تجزیہ	۔	جائزہ لینا
عظمت	۔	بڑائی، بلندی
دانشگاہ	۔	علم حاصل کرنے کی جگہ
طوالت	۔	لمبائی، ضخامت
علالت	۔	بیماری
سعادت	۔	فرماں برداری

آپ نے پڑھا

- راجندر سنگھ بیدی کا شمار اردو کے بلند پایہ افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے اور ان کا سب سے بڑا کمال ان کے فن کی

صناعی ہے اور وہ انسانی نفسیات کے ماہر اور نباض ہیں۔

- بیدی نے اپنے افسانوں کا مواد متوسط طبقہ سے لیا ہے اور انہوں نے اپنے افسانوں کے ذریعہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کو پیش کیا ہے۔

مختصر ترین سوالات

1. انٹرویو لینے والوں کے نام بتایئے۔
2. کس کا انٹرویو لیا گیا؟
3. راجندر سنگھ بیدی کس شہر میں پیدا ہوئے تھے؟
4. بیدی کے پہلے افسانے کا کیا نام ہے؟
5. بیدی کی موت کب ہوئی تھی؟

مختصر سوالات

1. راجندر سنگھ بیدی کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟
2. بیدی نے کن کن دفاتر میں کام کیے؟
3. بیدی لاہور کے کس محکمہ میں کام کرتے تھے؟
4. عصمت آپا کی شخصیت پر پانچ جملے لکھئے۔
5. بیدی اور کرشن چندر میں پہلی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟

طویل سوالات

1. عصمت چغتائی کے بارے میں دس جملے لکھیے۔
2. راجندر سنگھ بیدی کے افسانوی مجموعوں کے نام لکھئے۔
3. بیدی کی افسانہ نگاری کی خصوصیات پر چند جملے لکھیے۔
4. بہار کے عہد حاضر کے چند ممتاز افسانہ نگاروں کے نام لکھیے۔
5. مندرجہ ذیل لفظوں کی جمع بنا کر لکھیں۔

شخص، ادب، صنف، حقیقت، عنصر، حصہ، کیفیت، تخیل

6. ذیل کے الفاظ کی اضداد لکھیے۔

بلند، حقیقت، وجود، تلخ، لائق، زندگی، خوش بختی، قریب، ممکن، شروع

7. خالی جگہوں کو بھریے: (متن کے حوالے سے)

عصمت آپا...... کریں گی اور میں...... دوں گا۔

میں سمجھتا ہوں...... میں جب...... میں کام کرتے تھے۔

اس...... کی اہمیت اس لئے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس میں...... سوالات...... نے کئے ہیں۔

1948ء میں آپ...... بھی رہے ہیں۔

آیئے، کچھ کریں

1. ہندوستان کے چند مشہور افسانہ نگاروں کی تصاویر جمع کر کے اپنے اردو کے استاد کو دکھائیں اور اپنے درجہ میں آویزاں کریں۔
2. راجندر سنگھ بیدی سے جو انٹرویو لیا گیا ہے اس کو آپ نے پڑھا اور سمجھا ہے۔ اب آپ دوست مل کر اپنے کسی استاد کا انٹرویو لیجئے۔ سوالات جو پوچھنا ہے، اسے تیار کریں اور اس میں اپنے اردو کے استاد کی مدد لیں۔
3. راجندر سنگھ بیدی کے انٹرویو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد اب آپ راجندر سنگھ بیدی پر دس سطر کا ایک مضمون لکھیں۔

SOLUTIONS
ABSOL